باب: 12

ابو ہریرہؓ

(601 - 679 AD)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ وہ خصوصی فقرہ ہے کہ جس کو ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک کڑوڑوں مسلمان، حدیث کی کتابوں میں پڑھتے چلے آرہے ہیں اور یوں وہ ابو ہریرہؓ کے نام سے اچھی طرح واقف اور مانوس ہیں۔

ابو ہریرہؓ عرب کے ساحلی علاقے تہامہ کے رہنے والے تھے۔ تہامہ، بحر احمر کا ایک ساحل ہے۔ آپ کا تعلق یہاں کے قبیلہ داز یا داس سے تھا۔ یہاں کے سردار الطفیلؓ ابن امر، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔ جب وہ اپنے علاقے کو واپس لوٹے تو اپنے پورے قبیلے کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ وہ پہلی جماعت جس نے الطفیلؓ ابن امر کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسلام قبول کیا ان میں ابو ہریرہؓ بھی شامل تھے۔

دوسری بار جب الطفیلؓ ابن امر، آنحضرتؐ سے ملنے کے لیے گئے تو ابو ہریرہؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ آنحضرتؐ سے ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے پوچھا، تمھارا کیا نام ہے۔ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا، عبدالشمس۔ آپؐ نے فرمایا "تمھارا نام عبدالرحمٰن ہے"۔ ابو ہریرہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ، جی ایسا ہی ہوگا۔ یوں آپ عبدالرحمٰن ہو گئے۔ تاہم بعد میں بھی آپ کو شہرت "ابو ہریرہ" کے نام ہی سے ملی۔ ہریرہ، بلی کو کہتے ہیں۔ دراصل آپ کو بچپن میں بلّیاں پالنے کا شوق تھا لہٰذا ابو ہریرہ کہلائے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد ابو ہریرہؓ اپنے آبائی مقام تہامہ میں رہے۔ لیکن 7AH/629AD میں آپ مدینہ منتقل ہو گئے۔ باوجود تمام تر کوششوں کے آپ کی والدہ اس وقت تک اسلام قبول کرنے کے لیے راضی نہ ہوئیں۔ آپ، آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے اور دعا کی درخواست کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ ابو ہریرہؓ جوں ہی والدہ کے پاس پہنچے تو حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی جب آپ کی والدہ آپ سے کہہ رہی تھیں "۔۔۔**اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُوَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔۔۔**"۔

ابو ہریرہؓ نے مدینہ پہنچ کر اپنی زندگی کی ابتدا اہل الصفہ کے ساتھ مسجد نبوی میں مستقل قیام سے کی۔ رسول اکرمؐ سے آپ کو عشق ہو گیا تھا۔ آنحضورؐ جب بھی سامنے آجاتے آپ بس دیکھتے ہی رہتے۔ اور جب

آپؐ بولتے تو اسے ایسا ہمہ تن سنتے کہ لفظ بہ لفظ آپ کو یاد ہو جاتا۔ رسول کریمؐ سے فیض حاصل کرنا اور دیگر اصحابہؓ کرامؓ کی صحبت میں بیٹھ کر علم حاصل کرنا آپ کی زندگی کا مشغلہ بن گیا۔ ایک روز آپ زیدؓ بن ثابت اور دوسرے صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے مسجد میں دعا مانگ رہے تھے کہ آنحضرتؐ بھی پہنچ گئے اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ ابوہریرہؓ نے دعا کی "اے اللہ! تو ہمیں ایسا علم عطا کر جو کبھی بھی بھلایا نہ جا سکے"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا"۔۔اے اللہ! تو ابوہریرہ کی دعا کو قبول فرمالے۔۔"۔

اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہؓ کو غیر معمولی حافظہ عطا کیا تھا۔ قدرت کی طرف سے ملی ہوئی اس صلاحیت کا آپ نے پورا پورا استعمال کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت میں جو چار سال گذرے اس میں آپؐ کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو آپ نے اپنی غیر معمولی یدداشت میں محفوظ کر کے اسلام کی بہت بڑی خدمت کر ڈالی۔ آپ نے اتنی کثیر تعداد میں احادیث یاد کر لی تھیں کہ لوگوں کو یقین نہیں آتا کہ کوئی ایسے بھی کر سکتا ہے۔ ایک مرتبہ مروان بن حکم نے آپ کی یادداشت کا امتحان لینے کا فیصلہ کیا۔ آپ سے کچھ احادیث سنی گئیں جسے پردے کے پیچھے کاتب سے لکھوا گیا۔ کوئی ایک سال بعد آپ سے وہی احادیث سنانے کو کہا گیا۔ آپ نے حرفاً حرفاً سب کچھ ویسے ہی دہرا دیا۔

ایک زمانہ وہ تھا جب صفہ کا چبوترہ، ابوہریرہؓ کا گھر تھا۔ آپ کا وہ وقت فقر و فاقہ میں کٹا۔ اُس زمانہ میں کبھی تو نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ کو پیٹ پر پتھر بھی باندھنے پڑ گئے۔ لیکن رسول کریمؐ سے محبت اور علم سے لگن کے آگے آپ کو یہ وقت کبھی کٹھن نہ لگا۔ غزوات کے بعد جیسے جیسے بیت المال کی حالت مستحکم ہوتی گئی اور اس میں سے ابوہریرہؓ کو بھی ان کا حصہ ملتا گیا تب کہیں آپ کے مشکل کے دن ختم ہوئے۔ آپ کا اپنا گھر ہوا۔ بیوی اور بچے اور ہر طرح کی نعمتیں بھی آپ کو ملیں۔ یہاں تک کہ ایک دَور وہ بھی آیا جب آپ مدینہ کے گورنر بنائے گئے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں آپ کو بحرین کا گورنر بھی بنا کر بھیجا۔

ابوہریرہؓ کا طریقہ تھا کہ آپ اپنے ہر شاگرد کو الگ الگ حدیثیں پڑھاتے اور ان سے ان کا اپنا ایک مجموعہ بھی مرتب کروا دیتے۔ یوں ان ہزاروں حدیثوں کو جو آپ کو حفظ تھیں اپنے شاگردوں کی مدد سے تحریر میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کروا دیا۔ اس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو ابوہریرہؓ نے تمام مسلمانوں تک پہنچا کر جو دولت انہیں عطا کی ہے اس کا کوئی بدل نہیں کیا جا سکتا۔